حقیقی نور وہ ہے جو دنیا میں آ کر ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نور افشاں

ہمالیوں نور افشاں ۱۹۲۳ء سے ضیا پاش

رجسٹرڈ
ایل نمبر ۸۹

مینیجر
پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب
ایم۔ اے ۱۱ میکلوڈ روڈ
لاہور
ہر قسم کی خط و کتابت
در بارہ تبدیلی مقام
و اشتہارات و ترسیل
زر بنام مینیجر صاحب ارسال
ہونا چاہیے

قیمت سالانہ
تین روپیہ آٹھ آنہ

ایڈیٹر
پادری
ایس۔ ایم پال
۴۸ نکلسن روڈ
لاہور
ہر قسم کے مضامین
اور خبریں وغیرہ صرف
ایڈیٹر کے نام ارسال
کرنا چاہیے

جلد ۵۷	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۷ مئی ۱۹۲۹ء	نمبر ۲۰

شعر و سخن

غزل

از نتیجۂ فکر افسر الشعراء شیریں سخن جناب پادری اے۔ آر۔ بیل صاحب تسخا لکھنوی وارد حال قصبہ نگینہ ضلع بجنور

رویا ہیں کبھی آپ سے اک بات رہ گئی
شاہا یہ آرزو مری ہیہات رہ گئی

دیدار حق نہ ہوگا قیامت میں عاصیو
دل ہی میں اگر گنہ کی کوئی بات رہ گئی

مے نوش ہوں میں بادۂ عرفاں کا رات دن
بہست تجھ کو راہِ خرابات رہ گئی

دیکھی نہ انتظار میں صورت مسیح کی
حسرت مری یہ قاضی الحاجات رہ گئی

دامن میں روزِ حشر چھپایا مسیح نے
پردہ مرا نہ فاش ہوا بات رہ گئی

پیتا ہوں روز بادۂ دیدِ رخِ مسیح
زاہد شراب پر مری اوقات رہ گئی

دل تو نہیں ہے پہلو میں لیکن برائے شاد
جانِ حزیں مری پئے سوغات رہ گئی

اے دل خدا کا شکر ہے دینِ مسیح کی
کوشش میں میری جان گئی بات رہ گئی

ہر روز دیکھتا ہوں میں رویا میں شاہ کو
یہ عالمِ خفا کی ملاقات رہ گئی

روتا ہوا سات دن میں فراقِ مسیح میں
میرے نصیب بد کی یہ برسات رہ گئی

اے ساتھ شہ سے عرض یہ کرتا کہ تو بلا
اتنی سی بات وقت مناجات رہ گئی

عشاق کے مقابل میں آرزو کے ساتھ
قدموں پہ شہ کے جان گئی بات رہ گئی

غفلت کی نیند سوتے ہو بے طرح تم شفا
اٹھو نماز پڑھ لو کہ کم رات رہ گئی

قطعۂ تاریخ متضمن عطائے خطاب خان صاحب از گورنمنٹ برطانیہ جناب ظہور مسیح صاحب تحصیلدار بیاور ضلع اجمیر

کرم تشور کرامت شیم ظہور مسیح
ہو جو خلق مجسم تو کہہ دوں ہاں صاحب

کریم ابن کریم اور کریم ابنِ کریم
کچھ اس میں شک ہے نہ وہم اور نہ گمان صاحب

ملا جب آپ کو تحصیلدار کا عہدہ
ہیں آپ تم اس پہ لیاقت سے حکمراں صاحب

مجسٹریٹ بھی قایم مقام ہو کے رہے
کی ایسے جیسے کہ ہو کوئی نکتہ داں صاحب

مسیحیت ہے طبیعت میں آپکی فطرت
مسیح کا ہے جلال آپ سے عیاں صاحب

کیا اب آپ کو سرکار نے خطاب عطا
وہ حسنِ خدمتِ عالی کا ہے نشاں صاحب

لکھا و عائے منت نے مصرع تاریخ
بڑھے مدام مبارک خطاب خانصاحب
۱۹۲۹ء

(از فکر نغز شاعر مشہور جناب عزیز سیالکوٹی)

(جناب منشی ... صاحب)

نورافشان

۱۷ مئی ۱۹۲۹ء ۔ لاہور

نجات ازروئے انجیل وقرآن

عالیجناب ڈاکٹر صادق علی صاحب کپورتھلوی نے مولوی ثناءاللہ صاحب کے اس مضمون کو جو میرے رسالہ **میں کیوں مسیحی ہوگیا** کے جواب میں تھا اور جسکا جواب الجواب نورافشاں کے گذشتہ نمبروں میں شائع ہوچکا ہے۔ ناکافی اور کمزور سمجھ کر خود جواب دینے کی کوشش کی جسکی یہ چھٹی قسط ہے (ایڈیٹر)

اس کے بعد مولانا تحریر فرماتے ہیں کہ پھر میں اس معاملہ میں پورا اطمینان کرنے کے لئے انجیل پر تفتیش کرنے لگا اور یہ آیت مجھکو ملی۔ "انسان کا بیٹا خدمت کرانے کے نہیں آیا ہے بلکہ خدمت کرنے کے لئے آیا ہے۔ اور بہتوں کے لئے اپنی جان کا فدیہ دینے کے واسطے" (متی باب ۲۰ آیت ۲۸)

پھر مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ اُس آیت سے مجھکو نجات پانے کا رستہ ملگیا یعنی یسوع نے ہم گنہگاروں کے لئے اپنی جان دیدی۔ یہ عجیب رستہ ہے جسکی نظیر جہان میں نہیں ملتی۔ جہان میں مذہبوں کے بانی بہیتوں ہوئے ہیں مگر کسی نے یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ میری موت لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی

خاکسار کی یہ گذارش ہے کہ یہ آیت صحیح ہے مسیح کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔ لیکن روحانی صداقتوں کا اظہار ہمیشہ استعارہ مجاز کی شکل میں ہوا کرتا ہے معمولی عبارت سے روحانی باتوں کا سمجھانا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ معمولی زبان میں روحانی صداقتوں کے لئے الفاظ وضع کئے ہوئے نہیں ملا کرتے۔ اس لئے ہم کو اس آیت کے معنے غور سے سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ بات تو اوپر انجیل سے ہی بیان کی جاچکی ہے کہ مسیح پر ایمان لانے والے جو نیک عمل نہ کرینگے انکو مسیح نہیں بچائینگے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مسیح کے کفارہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم مسیح پر ایمان لاکر گناہ کئے جائیں پھر بھی ہم بخشے جائینگے۔ مسیح پر ایمان لاکر بھی نیک اعمال کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسی مسیح پر ایمان لانے سے پہلے تھی۔ نجات کی راہ دکھلانے کے کئی طریق ہوسکتے ہیں اس لئے انبیا مختلف طریقوں سے نجات کی راہ دکھلاتے رہے ہیں۔ رستہ ایک ہی ہو مگر اس رستہ پر ڈالنے کے وسائل مختلف استعمال ہوتے رہے ہیں۔ مگر ان میں سے کامل دو طریق دیکھے گئے ہیں۔ ایک ابراہیم کا اور دوسرا یسوع کا۔ ابراہیم خدا پر ایمان لایا اور اُس نے اپنے ایمان کا ثبوت اس طرح سے دیا کہ پہلے خدا کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے اسماعیل کو گھر سے لایا کہ باہر جاکر بھوکا مرجائے یا درندوں کا لقمہ ہوجائے خُدا کے حکم کے سامنے بیٹے کی پرواہ نہیں کی۔ دوسری دفعہ خدا کے حکم سے دوسرے بیٹے اسحاق کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ خدا کے حکم پر ایسی جان نثاری کی نظیر جہان میں کہیں نہیں ملتی مجھکو ایک واقعہ معلوم ہے کہ ایک قاتل بیٹے کو بچانے کے لئے ایک باپ نے آپ مجرم ہونے کا اقرار کرلیا تھا۔ باپ کی محبت بیٹے کے ساتھ بڑی قوی ہوتی ہے۔ ابراہیم کے ایسے پختہ ایمان کے سبب خدا نے فرمایا تھا۔ "خدا نے ابرام کو حکم دیا کہ اپنے وطن اور اپنے کنبے سے اور اپنے باپ کے گھر سے اس ملک میں نکلجا جو میں تجھ کو دکھلاؤنگا۔ میں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھ کو برکت دونگا اور تجھے بڑا نام آور کرونگا۔ اور تو ایک برکت ہوگا۔ جو تیرے خیرخواہ ہونگے میں اُن سے بھلائی کرونگا۔ اور جو تیرے خلاف ہونگے میں اُنکے خلاف ہونگا اور سارے جہان کے خاندان تجھ سے برکت پائینگے" (پیدایش باب ۱۲ آیات ۱ تا ۳)+

ایسے پختہ ایمان کا اور ایسی قربانیوں کا نمونہ جہان میں اور کہیں نہیں ملتا۔ ان کے بعد مسیح نے ایمان اور قربانی کا ایسا نمونہ دکھلایا کہ یہ بھی کہیں اور نہیں ملتا۔ مگر ابراہیم کے بیٹو کو قربان کرنے سے کوئی خدا کو فائدہ تھا؟ ہرگز نہیں ابراہیم کو فائدہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ پھر ابراہیم سے اُسکے بیٹے کیوں قربان کرائے؟ صرف لوگوں کو نمونہ دکھلانے کے لئے کہ ایسا ایمان اور ایسا اِتّباع ہونا چاہئے جو نجات حاصل ہووے سو علےٰ ہذا القیاس یسوع کی قربانی کی کوئی خدا کو ضرورت تھی؟ ہرگز نہیں۔ یسوع کی ضرورت تھی؟ ہرگز نہیں۔ پھر یہ کام کیوں کیا؟ صرف لوگوں کو نمونہ دکھلانے کے لئے کہ دنیا کو عاقبت پر اس حد تک قربان کرنا چاہئے کہ بدن جو دنیاوی خواہشوں کا اور جسمانی جذبات کا منبع ہے اسکو خوشی سے نیست کردیا جائے اور پھر ایسی قربانی کے باعث جو نجات اور برکت کے وعدے خدا نے ابراہیم اور یسوع کو دیئے ہیں۔ وہ بھی جہاں میں کسی دوسرے کو نہیں دیئے۔ رسول عربی نے ابراہیمی ملت کی تعلیم دی اور ابراہیمی ملت کو تازہ کیا اور یسوع نے بھی ابراہیمی ملت کو ایک جدید طریقہ سے تازہ کیا۔

نورافشان ۔ جناب عالی مسیح کے کفارہ میں نہ تو استعارہ ہے اور نہ مجاز اور نہ کنایہ بلکہ یہاں کفارہ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ آپ خواہ مخواہ بیچارے استعارہ بیچارے کی مٹی پلید کررہے ہیں۔ میں اپنے رسالہ **میں کیوں مسیحی ہوگیا** میں اس پر مفصل بحث کرچکا ہوں کہ اسلام میں بھی اعمال موجب نجات نہیں چنانچہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے بھی اسکو تسلیم کرلیا ہے۔

بیشک میں آپ سے متفق ہوں کہ مسیح کے کفارہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم مسیح پر ایمان لاکر روز بروز نیکی اور راستبازی میں ترقی کرتے جائیں۔ جو شخص اس لئے کفارہ پر ایمان لاتا ہے کہ گناہ کئے جائے وہ نہ تو مسیحی اور نہ کفارہ کے معنے سے واقف۔ چونکہ میں اس موضوع پر مولوی ثناءاللہ صاحب کے جواب میں مفصل بحث کرچکا ہوں۔ یہاں اُسکے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

آپ کے نزدیک گویا مسیح کا کفارہ لوگوں کی ہدایت کے لئے بطور نمونہ تھا۔ جو سراسر غلط ہے۔ اگر مسیح کا کفارہ نمونہ کے لئے ہوتا تو وہ اپنے پیروؤں کو حکم بھی دیتا کہ تم بھی اپنے آپ کو میری طرح کفارہ کردو۔ جو ناممکن تھا۔ کیونکہ کفارہ کے لئے **سراسر بے گناہ ہونا** شرط ہے اور یہ شرط بجز مسیح کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی ہے۔ پس کفارہ بطور نمونہ نہیں بلکہ بطور مخلصی اور نجات کے تھا+

رسول عربی کے تعلق میں بالفعل کچھ عرض نہیں کرتا۔ مگر آیا آپ نے ابراہیمی ملت کی تعلیم دی اور ابراہیمی ملت کو تازہ کیا یا نہیں دی اور نہیں کیا وغیرہ کیونکہ یہ میرے موضوع سے خارج ہے۔ یہاں صرف نجات سے بحث ہے اور رسول عربی نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ "اے تم جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے ہو میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا" بلکہ اسکے برعکس آپ نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ سے یہ فرمایا کہ "اے فاطمہ تو میرے مال سے جو کچھ چاہتی ہے مانگ لے لیکن قیامت کے دن میں تجھ کو نہیں بچا سکتا ہوں (دیکھئے میں کیوں مسیحی ہو گیا)

لمعات

مسیح صاحب قادیانی کے دعاوی پر ایک نظر
۳

ہم نے نور افشاں کی گذشتہ دو اشاعتوں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس دعوے کے ابطال میں کہ "میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان میری زندگی ہی میں حقیقی مسلمان بنجائیں"۔ ان کے خلیفہ اول حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی شہادت پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب موصوف اپنے اس دعوے میں سچے نہیں اُترے کیونکہ آپ کے آنے سے مسلمان حقیقی مسلمان ہی نہیں بنے بلکہ جو کچھ بھی رہی سہی مسلمانی باقی تھی وہ بھی جاتی رہی۔ آج ہم اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر صاحب اور اخبار فاروق کو بطور گواہ پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان کی گواہی بھی نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھینگے۔ بدر کے ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

کرایہ کے ٹٹو اسلام کا انحطاط و تنزل اس وقت شروع ہوا جب ہم میں وہ ہمدردی وہ اخلاص نہیں رہا جو صحابہ کرام میں تھا۔ وہ بے غرضانہ خدمات کا شوق نہیں جو اس پاک جماعت میں تھا وہ آزادی کی سپرٹ وہ اخلاقی جرأت نہیں رہی جس کی مثال ہمیں اسی برگزیدہ جماعت میں نظر آتی ہے جسے خدا نے محض اپنے فضل سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدام بننے کے لئے چن لیا۔ میں صاف کیوں نہ کہہ دوں جب سے یہ تقلید اور بلا دلیل کسی غیر معصوم کے قول کو اپنے عقائد میں داخل کر لینے کا بھوت ہمارے سروں پر سوار ہوا ہے حق یہ ہے کہ اسلام پھر اسلام نہیں رہا بلکہ اُسی وقت سے ہم نے اپنا سب کچھ کھو دیا۔ سلطنت گئی۔ صنعت و حرفت گئی مال گیا۔ عزت گئی۔ بلکہ میں تو یہ کہنے کو تیار ہوں کہ دولت ایمان بھی گئی۔ پھر اسلام کا تنزل اسوقت شروع ہوا جب مسلمانوں نے قرآن کی تعلیم سے منہ پھیر لیا۔ جب قرآن محض ختم کی روٹیوں پر پڑھا جانے لگا یا کسی مُردہ کی اسقاط کرانے کے لئے باہر نکالا جانے لگا۔ پھر اسلام کے تنزل کی بنیاد اسوقت پڑی جو میرے اس نوٹ کا عنوان ہے یعنے جب ہمارے مُلاں کرایہ کے ٹٹو بنگئے۔ ایک وقت تھا کہ کوئی صاحب نماز مسجد میں پڑھاتے تو محض للہ کسی کو قرآن سکھاتے۔ تو للہ کسی کو مسئلہ بتاتے۔ تو لوجہ اللہ کسی کو وعظ سناتے تو لابتغاء مرضات اللہ۔ یا پھر یہ وقت بھی آیا کہ ہمیں ایسے مُلاں دیکھنے پڑے ہے۔ جنہوں نے عید کی نماز پڑھائی ہے خطبہ پڑھنے کے لئے اُٹھے ہیں۔ ادھر اس کپڑے کی طرف نگاہ لگی ہے جو دیہات میں غلہ وغیرہ جمع کرنے کے لئے بچھا دیا جاتا ہے۔ تو غلہ بہت تھوڑا آیا ہے۔ بس غصے سے رد خطبہ کا رسالہ دیکر (کیونکہ غریب اتنی لیاقت تو ہے ہی نہیں کہ کسی آیت پر زبانی وعظ کریں) جو پڑھنے کے لئے ہاتھ میں لے رہے ہیں زمین پر پٹک دیا کہ اے لو تم غلہ نہیں لائے۔ ہم تمہیں خطبہ ہی نہیں سناتے اور اس طرح تمہاری عید کو مکروہ کرتے ہیں - - - - - - - ایک دوسرے بزرگوار ہیں۔ باہر سے قضا حاجت کر کے آ گئے ہیں۔ آتے ہی امام بنگئے اور نماز پڑھانی شروع کر دی۔ ایک واقفکار نے پوچھا۔ مُلا صاحب یہ کیا؟ کہا کہ یہ مقتدی ہماری خدمت نہیں کرتے ہم بھی انہیں اب بے ایمان کر کے ہی مارینگے۔ میرے دوستو! یہ کہانیاں نہیں چشم دید واقعات ہیں۔ اگر کسی کو ان باتوں کو سنکر ہنسی آتی ہے تو اسکی غلطی ہے یہ تو رونے کا مقام ہے کہ ہماری قوم کے ریپریزنٹیٹو جو بارگاہ الٰہی میں ہمیں پنجوقت پیش کرتے ہوں ان میں سے بعض کے اخلاق یہاں تک پہنچ گئے ہوں۔ مردار پر کتوں اور گِدھوں کی لڑائی تو آپ نے دیکھی ہوگی۔ مگر ہم نے تو اپنے ان اماموں کو مُردوں پر لڑتے دیکھا ہے۔ ایک کہتا ہے کہ یہ مُردہ میرا ہے ایک کہتا ہے کہ یہ میرا ہے۔

اخبار بدر قادیان مطبوعہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء

اخبار فاروق اسلام پر یوں مرثیہ خوانی کرتا ہے کہ:۔

یا الٰہی رحم کر اب حال پر اسلام کے
رہ گئے مومن زمانہ میں فقط اک نام کے
تارکِ صوم و صلوٰۃ و پردہ و قرآن ہیں
ناخلف کیسے ہوئے اس دور میں اسلام کے
حامیان دین نے مسلم کو کافر کر دیا
کافرستاں بنگئے جو ملک تھے اسلام کے
ہیں مسلماں نام کے لیکن یہودی کام کے
آشنائے کفر ہیں ناآشنا اسلام کے
مصطفےٰ کمال سا لیڈر جب ملے احرار کو
ملکے ہم کیوں نہ ناچیں مرد و زن اسلام کے
تو خُدا ہم سے خفا جب ہم ہوئے تجھ سے جُدا
ہے یہی اس کی جزا دن آ گئے آلام کے
یا الٰہی پھر دکھا بادِ بہاری چل پڑے
جس سے ہوں پھر سے ہرے سوکھے شجر اسلام کے

(اخبار فاروق ۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء ص)

منظور ہے گذارش احوال واقعی

۳ مئی ۱۹۲۹ء کے نور افشاں میں ہم نے حضرت متی کے ترجمۃ القرآن کے استفسار کے متعلق نوٹ کی صورت میں یہ لکھا تھا کہ اگر ناظرین نور افشاں اپنے آراء سے ہمیں مطلع کر دیں اور کتابوں کے فراہم کرنے میں ہمیں حتی الوسع امداد دیں تو ہم نہ صرف قرآن مجید کا ترجمہ کرینگے بلکہ اسکی

نہیں۔ اور اپنا سارا مال غریبوں کو کھلادوں یا اپنا بدن جلانے کو دے دوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہیں۔

محبت صابر ہے اور مہربان۔ محبت حسد نہیں کرتی۔ محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں۔ نازیبا کام نہیں کرتی اپنی بہتری نہیں چاہتی جھنجھلاتی نہیں۔ بدگمانی نہیں کرتی بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔ سب کچھ سہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے۔ سب باتوں کی امید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے محبت کو زوال نہیں۔ ۱ قرنت باب ۱۳۔

محبت میں اسقدر خوبیاں اسوجہ سے ہیں کہ محبت خدا سے ہے بلکہ رسول فرماتا ہے۔ **خدا محبت ہے** خداپرستوں کا دعوےٰ ہے کہ جس دین میں محبت نہیں وہ خدا کا دین نہیں مسیحیت صرف محبت ہے۔ اس لئے مسیحیت ہی ایک ایسا دین ہے جو خدا سے ہے۔

اگر کسیکو اسکے خلاف دعوےٰ ہے تو پیش کرے۔

قاصد نے میعاد نہ لکھی تھی

ہم نے ۳ مئی کے نور افشاں میں "این۔ ایم۔ ایس صوبہ پنجاب کا سالانہ اجلاس" کے عنوان سے جو کارروائی شائع کرائی اس میں ۸-۲-۳۰۲ روپیہ کے **انفرادی چندہ** کی تفصیل بھی درج کی تھی اور یہ رقم سوسائٹی کے رسالہ بنام قاصد کی اشاعت بابت ماہ مارچ کے صفحہ ۸ سے اخذ کی تھی اور ہم نے ساتھ ہی اس کا عنوان یعنی "**فہرست چندہ** دہندگان" بھی لکھ دیا تھا۔ اور ہمارا مقصود اس سے یہ جتانا تھا کہ افراد نے جو رقم سوسائٹی کو سال بھر میں دی وہ ۳۰۲ روپیہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض احباب نے غلطی سے جملہ "فہرست چندہ دہندگان" کے ساتھ "**انفرادی چندہ**" کے الفاظ ہوتے ہوئے بھی اس رقم کو سوسائٹی کی تمام سالانہ آمدنی سمجھ لیا۔ چنانچہ ہمارے ایک مربی نے ہمیں اس امر سے آگاہ کیا ہے۔ پس عوام کو حالات کی درست واقفیت دلانے کی خاطر ہم یہ لکھتے ہیں کہ این۔ ایم۔ ایس صوبہ پنجاب کی کل سالانہ آمدنی ۹-۸-۴۰۶۷ ہے جس کی تفصیل ذیل ہے۔

سیل	۱۰۲۰—۰—۰
چندہ	۱۵۲۲—۱—۳
عطیات	۲۰۰—۱۳—۶
مدراس گرانٹ	۹۷۰—۰—۰
لڑکوں کے اسکول کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ گرانٹ	۱۳۰—۹—۰
ریزرو فنڈ	۱۱۰—۰—۰
متفرقات	۱۰۶—۱—۰
	۴۰۶۷—۸—۹

یہ کل آمدنی کا گوشوارہ قاصد کے صفحہ ۲ پر شائع ہوا اور دوسرے صفحہ پر "فہرست چندہ دہندگان" کے عنوان سے بدستخط جناب سکرٹری صاحب نام بنام اور شہروار انفرادی چندہ کی فہرست شائع کی گئی ہے۔ دونوں پر کوئی میعاد درج نہیں جس سے ظاہر ہو سکے کہ یہ آمدنی کب سے کب تک کی ہے۔ یہ صرف قیاس اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صفحہ ۲ پر کل آمدنی بلحاظ مدات درج کر کے اگلے صفحہ پر ان افراد کے نام سے **انفرادی چندہ** کی فہرست شائع کی گئی ہے۔ جو پنجابی مسیحیوں نے سال بھر میں سوسائٹی کو دیا۔

مگر اب جناب خزانچی اور صدر صاحبان بدریافت معلوم ہوا کہ نہ تو وہ سوسائٹی کے "چندہ دہندگان کی مکمل فہرست" ہے اور نہ ہی پورے سال کی ہے بلکہ یہ صرف ۲ یا ۲½ ماہ کی وہ آمدنی ہے جو سکرٹری صاحب نے خود لوگوں سے وصول کی۔ مگر افسوس ہے کہ قاصد میں ان باتوں کا کوئی ذکر یا اشارہ نہیں۔ اس سے قاصد کے مطالعہ سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ سوسائٹی کی سارے سال کے انفرادی چندہ کی یہی فہرست ہے۔

اس مغالطہ کے انتفاع کے لئے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نوٹ کرلیں کہ این۔ ایم۔ ایس پنجاب کی کل سالیانہ آمدنی ۹-۸-۴۰۶۷ ہے جس میں سیل کا ۱۰۲۰ روپیہ اور **انفرادی چندہ وعطیہ** کا ۹-۱۴۱-۳۰۲۷ شامل ہے۔

نیز قاصد کا ماہوار خرچ ۲۵ روپیہ ہے نہ کہ ۳۶ روپیہ

خان

صحت انجیل

از پادری عبد الحق صاحب

(ایک احمدی نے اعتراض کیا تھا کہ اردو ترجمہ انجیل کی آخری طبع میں سے آخری چند آیتیں نکال دی گئی ہیں اور اس سے تحریف کا ثبوت ملتا ہے۔ پادری عبد الحق صاحب نے اس اعتراض کا جواب لکھا جو عنوان بالا کے تحت کئی اقساط میں نکل چکا ہے اور یہ اسکی آخری قسط ہے۔ عنقریب یہ مضمون کتابی صورت میں شائع ہو جائیگا۔ خان)

تیرھویں آیت اعمال ۲۴: ۷

"اور چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اُس کی عدالت کریں۔ پر لوسیاس سردار آکے بڑی زبردستی کے ساتھ اسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لے گیا اور اُسکے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس جائیں"۔ (پرانا اردو ترجمہ) اعمال ۲۴: ۶ کے آخر میں یہودیوں کے یہ الفاظ منقول ہیں" اور ہم نے اسے پکڑا" اور اسکے آگے یعنی آیت ۸ میں یوں لکھا ہے کہ "اسی سے تحقیق کرکے تو آپ ان سب باتوں کو دریافت کر سکتا ہے جنکا ہم اس پر الزام لگاتے ہیں"۔ اور اعمال ۲۳: ۲۷ میں لوسیاس کے یہ الفاظ مندرج ہیں کہ "اس شخص کو یہودیوں نے پکڑ کر مار ڈالنا چاہا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ رومی ہے تو فوج سمیت چڑھ گیا۔ اور چھڑا لایا"۔ اور ۲۳: ۳۰ میں یہ ہے کہ اس کے مدعیوں کو بھی حکم دے دیا ہے کہ تیرے سامنے اس پر دعوےٰ کریں"۔

پس اعمال ۲۳: ۲۷ و ۳۰ کی بنا پر ان واقعات کے بیان کی تکمیل کے لئے اعمال ۲۴: ۶ کے حاشیہ پر یہ الفاظ لکھے گئے جو بعد کو متن میں راہ پا گئے۔ مگر یہ الفاظ زیادہ قدیم نسخوں یعنی وٹیکن اور سینا میں اور بعض پرانے ترجموں میں موجود نہیں ؎

چودھویں آیت اعمال ۲۸: ۱۹

"جب اس نے یہ باتیں کہی تھیں یہودی آپس میں بحث کرتے چلے گئے۔" (پرانا اُردو ترجمہ) اعمال ۲۸: ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض یہودیوں نے پولوس کی باتوں کو مان لیا اور بعض نے نہ مانا۔ اور ۲۸: ۲۵ میں لکھا ہے کہ جب آپس میں متفق نہ ہوئے تو پولوس کے اس ایک بات کہنے پر رخصت ہوئے۔ اس سے آگے پولوس کا وہ قول مندرج ہے جس کے کہنے پر یہودی رخصت ہوتے۔ مگر پھر اسکے بعد یہودیوں کے رخصت ہونے کا ذکر مذکور نہیں۔ پس اس امر کی توضیح کہ پولوس کی باتوں پر یہودی آپس میں متفق نہ ہونے کی وجہ سے بحث کرتے ہوئے رخصت ہوئے (جیسا کہ آیت ۲۴ و ۲۵ سے ظاہر ہے۔) یہ الفاظ حاشیہ پر لکھے گئے اور الفاظ "یہ باتیں کہی تھیں" خود اس امر کا یقینی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ یہ اعمال کی کتاب کے متن سے (جسکو چشمدید گواہ لوقا نے قلمبند کیا) جداگانہ اور زمانہ مابعد کے ہیں۔ اور قدیم و معتبر شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصل متن کے الفاظ نہیں چنانچہ نسخہ ویٹیکن اور سینا اور زیادہ پرانے ترجموں میں یہ الفاظ موجود نہیں۔

پندرھویں آیت رومیوں ۱۶: ۲۴

"ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہووے" (پرانا اُردو ترجمہ) یہ الفاظ رومیوں ۱۶: ۲۰ کے آخر میں موجود ہیں اور پانچویں صدی کے نسخہ بیزا اور لاطینی ترجموں میں تو آیت ۲۳ کے بعد پائے جاتے ہیں۔ مگر زیادہ پرانے نسخوں ویٹیکن۔ سینا۔ سکندریہ اور افرائیمی وغیرہ میں رومیوں ۱۶: ۲۰ کے آخر میں اور زمانہ مابعد کے نسخوں میں دونوں مقاموں میں نہیں پائے جاتے۔ پس معتبر شہادتوں کی بنا پر ثابت ہوتا ہے کہ دراصل یہ الفاظ رومیوں ۱۶: ۲۰ کے آخر میں ہی ہیں اور رومیوں ۱۶: ۲۳ کے آگے غلطی سے لکھے گئے اور آیات کے نمبر لگاتے وقت یہ علیحدہ آیت قرار دیگئی۔

سولھویں آیت ۱ یوحنا ۵: ۷

"کہ تین ہیں جو (آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں اور تین ہیں جو زمین پر) گواہی دیتے ہیں۔" (پرانا اردو ترجمہ)

اس آیت کا وہ حصہ جو خطوط وحدانی میں ہے موجودہ ترجمے میں پایا نہیں جاتا۔ اب ان الفاظ کو جو خطوط وحدانی سے باہر ہیں۔ آیت ۸ کے شروع میں لکھا گیا ہے اور وہ آیت یوں ہے "گواہی دینے والے تین ہیں۔ روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں اور اس سے آگے آیت ۹ میں لکھا ہے کہ "جب ہم آدمیوں کی گواہی قبول کر لیتے ہیں تو خدا کی گواہی تو اس سے بڑھکر ہے" اس لئے حاشیہ پر خدا کی گواہی کو تین روح اور پانی اور خون کے بالمقابل اقانیم ثلاثہ تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ بیان غیر انجیلی نہیں چنانچہ متی ۲۸: ۱۹ و ۲ کرنتھیوں ۱۳: ۱۴۔ یہوداہ ۲۰ و ۲۱ و ۱ یوحنا ۱: ۱ تا ۱۳ عبرانیوں ۱: ۲ و ۳ یوحنا ۱: ۱ تا ۴ و مکاشفہ ۱۹: ۱۳ وغیرہ مقامات میں باپ۔ کلام اور روح القدس کا ذکر نہایت صراحت کے ساتھ مذکور ہے اور اس آیت کو متن سے نکال دینا ہی اس امر کا بین ثبوت ہے کہ کتاب مقدس میں تحریف بالعمد کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ برعکس اسکے اس سے مسیحی ایسے دیانتدار ثابت ہوتے ہیں کہ جب انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ یہ الفاظ متن کا حصہ نہیں تو اگرچہ یہ الفاظ تثلیث فی التوحید کے عقیدہ کے مصدق و موید تھے تو بھی مسئلہ تثلیث فی التوحید کے معتقدین نے ہی ان کو متن سے خارج کر دیا۔ اور جس کاتب نے اسکو پہلے حاشیہ سے متن میں داخل کیا اسکو بھی ان الفاظ کے جزو متن ہونے کے متعلق شک تھا۔ اسی لئے یہ الفاظ خطوط وحدانی میں لکھے گئے۔ یہ الفاظ کسی قدیم نسخے میں پائے نہیں جاتے۔ نسخہ ویٹیکن میں اور نہ ہی سینا۔ سکندریہ۔ افرائیمی اور بیزا وغیرہ نسخوں میں۔

نتیجہ

اگرچہ یہ مضمون اسقدر وسیع ہے کہ اس کا بخوبی شرح و بسط کے ساتھ بیان لکھنے کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ تاہم جو تھوڑا سا بنظر اختصار یہاں لکھ چکے ہیں۔ اسکو بھی غور اور انصاف کی نظر سے بحیثیت مجموعی مطالعہ کر لینے کے بعد کوئی حق پسند اور منصف مزاج یہ نہ کہہ سکیگا کہ انجیل میں روزمرہ کتربیونت ہوتی رہتی ہے۔ یہ دراصل تحریف ہے" اور "پس یہ انجیل نویسوں کی غلطی ہے"۔

لیکن اگر اسکو بغور پڑھ چکنے کے بعد بھی کوئی شخص

مولوی اللہ دتا جالندھری کی طرح

حق و انصاف کی طرف سے آنکھیں موند لے اور کلام مقدس کو محرف کہنے پر ہی اصرار کرے تو اُسے منصف حقیقی کے حضور جوابدہی کرنی پڑیگی۔ وما علینا الا البلاغ

پھر ہم مقدس رسول کی اس نصیحت پر کاربند ہونگے۔ "بیوقوفی اور نادانی کی حجتوں سے کنارہ کر کیونکہ تو جانتا ہے کہ ان سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے" (۲ تمطاؤس ۲: ۲۳ و ۲۴) "ایک دو بار نصیحت کر کے بدعتی شخص سے کنارہ کر" (طیطس ۳: ۱۰) "وہ مغرور ہے اور کچھ نہیں جانتا بلکہ اسے بحث اور لفظی تکرار کرنے کا مرض ہے۔ جن سے حسد اور جھگڑے اور بدگوئیاں اور بدگمانیاں اور ان آدمیوں میں ردوبدل پیدا ہوتا ہے۔ جنکی عقل بگڑ گئی ہے۔" (۱ تمطاؤس ۶: ۴ و ۵)

کر کے دکھا دیا

ہم نے ۳ مئی کی اشاعت نور افشاں میں ایچ۔ ایم۔ ایس کی موجودہ حالت ذرا بیان کرتے ہوئے غیرتمند اور اولوالعزم شیدائیان مسیح و فدائیان مسیحیت سے اپیل کی تھی کہ اس کی مدد کو اٹھ کھڑے ہوں ہماری درد بھری فریاد کا یہ اثر ہوا کہ ایک غیور جواں مرد اٹھا اور فی الفور دس روپے بذریعہ منی آرڈر ہمارے نام ارسال کر دئے اور لکھا:—

مشفقی مسٹر موسے خانصاحب

مزاج شریف۔ مبلغ دس روپیہ بہ تفصیل ذیل ارسال خدمت ہیں۔ برائے تفسیر قرآن مجید پانچ روپیہ اور برائے انڈین نیشنل مشنری سوسائٹی پانچ روپیہ۔ حسب اعلان نور افشاں ۳ مئی ۱۹۲۹ء صفحہ ۶

امید کامل ہے کہ یہ چھوٹا سا ہدیہ سوسائٹی مذکورہ



جناب فضیلت مآب پادری سُلطان محمد خان صاحب ایڈیٹر نور افشاں تشریف فرما کر مشکور فرمائینگے۔

نیازمند ای۔ ظہور الدین خان محرر چوڈولشیل تحصیل پھالیہ“

ہمیں یقین ہے کہ احباب کرام اس نظیر سے متاثر ہو کر میدان عمل میں نکل آئینگے۔ اور لاکھوں ”ظہور الدین خاں“ تبلیغ و اشاعت دین پر اپنے مال و جان اور عیش و آرام کو قربان کر کے دکھا دینگے۔ شاباش مسٹر ظہور الدین خاں شاباش آپ نے کر کے دکھا دیا۔ اگر کم از کم پانسو روپیہ بھی اس طرح فراہم ہو جائے تو قرآن مجید کی وہ تفسیر تصنیف ہو سکیگی کہ صدیوں یادگار رہے۔

خان

جنگ کی پُکار

قاصد کا نام۔ نور افشاں لاہور۔

سُلطان السلاطین۔ خداوند مسیح

(سپہ سالار)

(۱) **مقام مورچہ۔** موضع بڑا گھر تحصیل ننکانہ۔ ضلع شیخوپورہ (میلہ) دو روز ۱۴-۱۵ جیٹھ۔

(۲) **مقام مورچہ۔** موضع چینٹہ " " " ایک روز ۱۷ جیٹھ

تاریخ۔ ۱۴ جیٹھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۲۹ء

راستہ۔ براستہ جڑانوالہ ریلوے سٹیشن ۱۸ میل پیدل یا بذریعہ ٹم ٹم۔ براستہ موٹر لاری لاہور سے ڈاہمہ کوکی سڑک پر موضع بچیکی تک اور بعد ازاں پیدل ۶ میل (سواری ندارد) ہاں وقت پر اطلاع ملے تو دو تین گھوڑوں اور بیل گاڑی کا بندوبست ہو سکتا ہے۔

کرایہ۔ موٹر لاری لاہور سے بچیکی تک فی کس ایک روپیہ جڑانوالہ سے بچیکی تک فی کس ۸/

کون اس پکار کو سُنکر اپنے آپ کو ہر دو جگہوں کے میلے کے موقع پر پیدا النظیر کریگا؟ بلشر اور بھجن منڈل کی درخواست ہے۔

آغاز و انجام۔ پہلے دکھ۔ دھوپ، مصیبت و بے آرامی لیکن انجام **اطمینان**

سکندر خاں

دیوانہ راہوئے بس است

(از قلم اعجاز رقم جناب قبلہ پادری واعظ صاحب)

یہ مثل سنا ہی کرتے تھے۔ مگر تجربہ نہ ہوا تھا۔ بھلا ہو ڈاکٹر صادق علی صاحب کا کہ آخری پہرے میں اس کا تجربہ بھی کروا دیا۔ آپ پُرانے بزرگ ہیں۔ اولیا تو میں نہیں کہہ سکتا۔ آپ نے اوپُرانے علوم مذہبی اور علمی سے بخوبی آگاہ و واقف ہیں بلکہ دیرینہ تجربہ کار ہیں۔ آپ کی پہلی ملاقات جو گذشتہ سال میں ہوئی۔ اُسی وقت مجھے اس عنوان کا تجربہ ہُوا۔ مگر کسیقدر رعب۔ آپ نے گفتگو شروع کی پہلے تو میں آپ کی بزرگی کے خیال سے آپ کی تقریر خاموشی سے سُنتا رہا۔ مگر جب سلسلہ لاتناہی دیکھا تو پھر مجھ سے رہا نہ گیا۔ عرض کی جناب ڈاکٹر صاحب۔ آپکی تقریر میں کہیں کوما۔ فل سٹوپ بھی کولن بھی ہوتا ہے یا نہیں تو ہنس کر فرمایا کہ اچھا آپ بولیں۔ میں نے کیا بولنا تھا۔ کوئی ایک بات ہوتی تو کچھ عرض کرتا۔ اب آپ نے میرے ساتھ تحریری سرد ردی شروع کی۔ کہیں میری شامت جو آئی تو میں نے نور افشاں میں آپ کی شان میں یوں گستاخی کر دی کہ یوں صاف کیوں نہیں کہتے کہ میں مسیح ہوں۔ بس پھر کیا دیوانہ راہوئے بس است آپ نے اسکے جواب میں ایک طول طویل تحریر لکھکر میرے پاس بھیجدی اور فرمایا کہ اس کا جواب مع میری تحریر کے نور افشاں میں بھیجدو اور آئندہ بھی اسی طرح میری تحریرات مع اپنے جوابات کے نور افشاں میں شائع کرواتے رہیں۔ مطلب یہ کہ پادری پال صاحب اور دیگر نامہ نگاروں کو طلاق نور افشاں کے مالک ہم دونوں رہینگے

بجواب اسکے عرض ہے کہ اول تو کوئی اسکو قبول نہ کریگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ ہیں پنشنر آپکو اب کام تو کچھ ہے نہیں۔ فرصت عام ہے۔ وقت کاٹنا آسان نہیں۔ چلو واعظ کو پکڑ لو۔ نور افشاں کو تختہ مشق بنادو۔ میرے مہربان گستاخی معاف۔ نہ اسقدر ہے میرا دماغ ہے نہ اسقدر فرصت ہے۔ منصبی فرائض میرے اجازت نہیں دیتے کہ اپنا تمام وقت آپ کو دیدوں ایک ذرا سی بات پر آپ نے دس صفحے لکھ مارے۔ کل تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کو سیدھا راستہ دکھانا چاہا۔ مگر وہ میرے قابو نہ آئے اب میں مسیحیوں کو ٹھیک مسیحیت دکھانا چاہتا ہوں۔

میرے مہربان نہ تو مسلمان ایسی کچی گولیاں کھیلے ہوئے ہیں کہ آپ کو مجدد (بصورت قادیانی) مان لیں اور نہ مسیحی ایسے سادہ لوح ہیں۔ کہ آپ کو ڈاوئی کا بھائی پیغمبر مان لیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے فقہ احادیث تفاسیر اسلامی لٹریچر چھان مارے۔ مگر میری تسلی نہ ہوئی۔ آخر میں نے قرآن کی طرف رجوع کیا۔ تب میری تسلی ہوئی۔ میری روحانی پیاس بجھی۔ حیرت ہے کہ باوجود تشفی حاصل کرنے کے ابھی تک آپ ریگستان میں العطش العطش کی پکار کر رہے ہیں۔ اب آپ اطمینان سے کلمہ رٹا کریں۔ اگر آپ کو کچھ دنیا کا بھلا کرنا ہے تو جیسا آپ فرماتے ہیں کہ بھلا کرنے کی غرض سے نور افشاں میں مضامین شائع کروانا چاہتا ہوں مسیحیوں کو تو ضرورت نہیں۔ اُن کے واسطے مسیح کافی ہے۔ یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ مسیحیوں کے موجودہ طریق قابلِ اطمینان نہیں۔ کس نے آپ کو دعوت دی کہ فلاں مسیحی فرقے میں نجات ہے اس میں داخل ہو۔

آپ انسان کو نہ دیکھیں صرف مسیح کو دیکھیں مسیحیت صرف مسیح ہے۔ مسیحیت معجزات نہیں۔ نہ مسیحیت بیاٹری وعظ ہے۔ مسیحیت صرف مسیح مصلوب ہے۔

آخر میں میری عرض یہ ہے کہ لاہور میں عالم فاضل مسیحی موجود ہیں۔ اُن سے آپ اپنے شکوک رفع کروا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو اصل گُر حق کے حصول کا میں آپ کو پرائیویٹ چٹھی میں بتلا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔ کیونکہ وہی میرا ذاتی تجربہ ہے۔ بلکہ لاکھوں ایمانداروں کو وہ تجربہ ہے۔

آخر میں جو آپ نے خالی مصور پر ایک نظم تحریر فرمائی ہے۔ اس کا جواب میں نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ نظم پولیٹیکل ہے۔ میں واعظ ہوں یا سٹر ہوں۔ پولیٹیشن نہیں

ہوں میرا کام۔ میرا منصب گنہگاروں کو نجات کی بشارت دینا ہے۔ میرا کام گدھوں کو چرانا ہے جس میں ہمت ہے وہ گدھوں کی دولتیاں کھائے۔

تفسیر القرآن

(از قلم حقیقت رقم عالیجناب پادری قاضی خیراللہ صاحب)

فخر ملت جناب مدیر صاحب نور افشاں

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اگر سرورست نور افشاں بجائے ۱۲ کے ۱۶ صفحے کیا جائے اور یہ زائد چار صفحات ترجمۃ القرآن کے لئے مخصوص ہوں تو مسلم اور مسیحی دونوں اس سے یکساں فائدہ اٹھائینگے۔ مگر اشد ضرور ہے کہ حاشیہ پر مقدس بائیبل کے حوالے (ریفرنیس) دیئے جائیں۔ تاکہ ہر ایک تلاوت کرنے والا بہ آسانی معلوم کر سکے کہ قرآن شریف کن معنوں میں اور کس حد تک بائیبل شریف کا مصدق ہے۔ والسلام۔

احقر العباد۔ قاضی کلارک آباد۔

نور افشاں: نور افشاں میں چار صفحوں کا اضافہ کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ بشرطیکہ نور افشاں کے خریداروں میں اضافہ ہو۔ آپ اسی پرچہ میں لمعات کو بغور ملاحظہ فرما کر کم از کم دس خریدار عنایت فرمائیں۔

مسیحی خبریں

۱۳ مئی ۱۹۲۹ء بوقت شام نولکھا چرچ میں عالیجناب ڈاکٹر سالیس صاحب کو کلیسیا کی طرف سے نہایت شاندار وداع نامہ (فیرول ایڈریس) دیا گیا۔ آپ الہ آباد یونگ کرسچن کالج میں پرنسپل ہو کر تشریف لے جا رہے ہیں۔

بائبل اور اسکے حصص افریقہ ۲۳۸ زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔ مگر قرآن کے صرف بعض حصے سہیلی سوسو۔ یاؤ اور افریقان زبانوں میں ہی ہوئے۔

پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک مشنریوں نے افریقہ کی ایک سو سے زائد زبانوں میں آسان دینی کتب تصنیف و شائع کر دی ہیں۔

اب سے ۱۵ سال پیشتر سکاچ مشن ہسپتال جلالپور جٹاں ضلع گجرات تمام صوبہ پنجاب میں علاج امراض چشم میں نہ صرف دور و نزدیک مشہور تھا بلکہ آنکھوں کے علاج میں تمام ہسپتالوں میں اس کا نمبر اول تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ڈاکٹر ٹیلر صاحب انچارج اور ڈاکٹر براؤن صاحب ان کے معاون تھے۔ دوران جنگ عظیم میں ڈاکٹر ٹیلر صاحب جبراً جلالپور جٹاں سے جدا کر لیا اور اس کے ۳-۴ سال کے بعد ڈاکٹر براؤن بھی چل بسے اور ہسپتال اجاڑ ہو گیا۔ دو تین برس سے ڈاکٹر کر صاحب نے آن کر ہسپتال کی پھر مشن ہسپتال کی شہرت قائم کرنی شروع کر دی۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ کے ابتدا سے ڈاکٹر ٹیلر صاحب پھر جلالپور میں تشریف لے آئے۔ ادھر آپ آئے اور ادھر چاروں اطراف سے مریض جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ اب امید ہے کہ چند ہی دنوں کے بعد سوگنا کو لوگ بھول جائینگے اور پھر وہی ٹیلر صاحب کا ہسپتال لاکھوں مریضان چشم کی بہترین صحتگاہ بن جائیگا۔

حکومت مدراس نے کرسچن کالج کو ۱۶ لاکھ روپیہ گرانٹ دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کالج کسی نئے مقام بنام تھمبرم کو منتقل کیا جانے والا ہے۔

دنیا میں مسلمانوں کا موجودہ شمار ۲۳۳۰۰۰۰۰۰ نفوس ہے۔ ان میں سے ۱۰۰۸۲۹۵۷۱ مقبوضات یا محفوظات انگلشیہ یا ایسی حکومتوں کے ماتحت رہتے ہیں جن پر برطانیہ عظمیٰ کو کسی نہ کسی قسم کا اختیار واقتدار ہے اور حقیقۃً مسلم آبادی سلطنت انگلشیہ کے ماتحت بود و باش رکھتی ہے۔ اس کا ایک ثلث بھی کسی دوسری یورپی حکومت کے ماتحت نہیں۔ فرانس کے ماتحت افریقہ اور ایشیا میں ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ۔ ہالینڈ کے ماتحت ڈچ ایسٹ انڈیز میں ۴ کروڑ ہیں۔ ایشیائی روس میں ۱½ کروڑ روسی مسلمان آباد ہیں اور جزائر فلپائن میں سلطنت امریکہ کے ماتحت مسلمانوں کی کل تعداد ۵۸۶۹۹۹ کس ہے۔ افریقہ میں اب تک ۲۵۹۱۰۰۰۰ مسلمان مملکت انگلیسیہ اور اسکے فرامین کے ماتحت یوگنڈا۔ نیاسالینڈ۔ مصر۔ سوڈان۔ کینیا۔ ٹانگانیکا۔ نائجیریا۔ مشرقی اور جنوبی حصص افریقہ اور غربی افریقہ میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ایشیا میں ۷۸۷۸۰۰۰۰ مسلمان۔ ہندوستان عرب۔ بورنیو۔ ساراوک۔ لنکا۔ ملایا۔ سائپرس۔ مسوپوٹامیہ اور فلسطین میں بستے ہیں۔ آسٹریلیا میں ۲۵ ہزار مسلمان ہیں۔ اور جنوبی امریکہ کی برطانوی مقبوضات میں ۵۳ ہزار آباد ہیں۔ یعنی

جنوبی اور وسطی امریکہ میں	۵۳۸۰۰
افریقہ میں	۲۸۱۵۷۴۲۵
ایشیا	۷۵۶۱۵۳۴۶
	۱۰۰۸۲۹۵۷۱

مختلف خبریں

کابل پر امیر صاحب کی یلغار

ٹل ۹ مئی۔ سمت جنوبی سے آنے والے سب مسافر بیان کرتے ہیں کہ اعلیٰحضرت امیر صاحب کی فوجیں قاہرہ و لوگرھ کی جانب میں پیشقدمی کر رہے ہیں اور لوگرھ سے ہی کابل کی جانب یلغار کرینگے۔

امیر صاحب کے لشکر میں چودہ ہزار سپاہیوں کا اضافہ

ٹل شہر ۱۲ مئی۔ توپوں کی آتشباری سے متعدد عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں۔ ارغندہ کے نزدیک وردگ بامیان کے نزدیک ہزارہ سرگرم عمل ہیں۔

امیر صاحب کے گذشتہ فرمان کے مطابق چودہ ہزار وزیر اور مسعود مجاہدین ارغندہ کے راستے مصروف یلغار ہو گئے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ لشکر بہت جلد قرش و قاہرہ میں شامل ہو جائینگے۔

سقہ شاہی فوج کو لعل شہبازہ کا تبرک

ٹل ۱۳ مئی۔ موثق اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ

امیر صاحب کے قشون قاہرہ اس مقام تک پہنچ گئے ہیں جسے توپ کہتے ہیں اور جو میدان اور ارغندہ کے درمیان واقع ہے۔ اس اثناء میں اُنہیں دو دفعہ سقہ شاہی فوج سے نپٹنا پڑا۔ جس میں دشمن نے بہت سخت نقصان اُٹھایا۔ میدان کے نزدیک امیر صاحب نے ایک نہایت ہی مزے کی چال چلی۔ آپ نے اپنے اگلے موچوں کے سامنے بیس موٹر لاریاں رکھ دیں۔ جن میں سامان خورد و نوش اور بسکٹ وغیرہ لدے ہوئے تھے۔ جن میں داروئے بیہوشی ملا ہوا تھا۔ جب مقابلہ شروع ہوا تو مجاہدین اسلام نے رفتہ رفتہ سلیقے کے ساتھ پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ سقوں نے جب یہ دیکھا کہ اِن اللٰہی عساکر پسپا ہو گئے ہیں تو انہوں نے بے تحاشہ لاریوں پر حملہ کر دیا۔ اور سارا سامان اپنے کمان افسر کے پاس لے گئے۔ جس نے اُسے سارے لشکر کے درمیان تقسیم کر دیا۔ لیکن جوں ہی کہ اُنہوں نے بسکٹ وغیرہ چٹ کر لئے اور ٹھنڈے پانی کے تین تین گھونٹ پئے تو ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک سب کے سب پر عالم سکر طاری ہو گیا اور وہ اِتنا غفیل ہو گئے اور اُنہوں نے لڑھکنا شروع کر دیا۔ امیر صاحب کے عساکر فی الفور وہاں پہنچ کر سب کو زندہ گرفتار کر لیا۔ اور اُن کے تمام آلات حرب اور گولا بارود پر قبضہ کر لیا۔

افغانستان کے متعلق متضاد و متبائن خبریں

افغانستان کی شورش اور امیر صاحب کے خسروانہ مقصود کے متعلق اسقدر متضاد و متبائن خبریں موصول ہو رہی ہیں کہ ان میں کوئی تطبیق نہیں دی جا سکتی۔ ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب امیر صاحب کابل میں رونق افروز ہونگے اور بچہ سقہ اور اُسکے اعوان و انصار کیفر کردار کو پہنچینگے اور دوسری خبر ظاہر کرتی ہے کہ بچہ سقہ کو شکست دینا اسقدر آسان نہیں معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان اور اسلام کے دشمن بچہ سقہ کی حمایت میں پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور امیر صاحب کے حامیوں کو بد دل کرنے کی غرض سے ایسی خبریں وضع کی جا رہی ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عالم آشکارا ہو چکی ہے کہ بچہ سقہ کا آفتاب اقتدار چراغ سحری کی طرح آخری سنبھالا لے رہا ہے۔ اور بھی عظیم الشان

طاقت نے اُسکی پُشت پناہی نہ کی تو اُسکی مجال نہیں کہ امیر صاحب کی فوج ظفر موج کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے قدم جمانے کی جرأت کر سکے۔

امیر صاحب کے عساکر نے کابل کا محاصرہ کر لیا

قندھار سے ایک مکتوب ابھی موصول ہوا ہے جو ۴ مئی کا لکھا ہوا ہے اسکا ضروری حصہ مع ترجمہ درج ذیل ہے:

اصل عساکر ہمایونی از غزنی گزشتہ کابل را محصور نمودہ اند بفضل خداوندی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب فتح کابل۔ اخواہید شنید از قندھار تا میدان کہ از کابل بیست میل ازیں طرف مے باشد۔ باقاعدہ آمد و رفت موٹر ہائے و پوستہ و تیلیفون جاری است و ہر او رحقیر خود حقیر کہ در عساکر ہمایونی مجاہد مے باشد۔ تیلیفون و مکتوب ہائے شان باقاعدہ برایم برسند پس دریں صورت حیرت است کہ اخبار ہائے انگریزی از چہ سبب نوشتہ می کنند کہ غزنی فتح نشدہ و از ذمہ داری جرائد نویسی ہم پاک نمی کنند، البتہ چند اشرار یکبار ما بین مقر و غزنی پیدا شدہ بودند بر وقت حکومت متبوعہ با جلو گیری انہا کردہ و آنہم چنداں اہمیت نہ داشت وجہ سزائے خود رسیدند و دریں روز باد و طیارہ کہ ہواباز آنہا چار افغانہائے غیور بودند، فرصت پیدا کردہ طیارہ ہائے خود را از کابل پرواز نمودہ بقندھار رسیدہ و بخدمت گزاری خود مشغول بودند زندہ باد اعلیحضرت عزیز و روسیاہ باد دشمناں او فقط

ترجمہ عساکر ہمایونی نے غزنی سے گزر کر کابل کا محاصرہ کر لیا ہے۔ خداوند کریم کے فضل سے انشاء اللہ کابل عنقریب فتح ہو جائیگا۔ قندھار سے میدان تک (جو کابل سے بیس میل اس طرف ہے) موٹروں کی باقاعدہ آمد و رفت ہے۔ ڈاک آتی جاتی ہے۔ ٹیلیفون کا سلسلہ جاری ہے۔ اس حقیر کا بھائی عساکر ہمایونی میں مجاہد ہے۔ اسکی طرف سے ٹیلیفون کے ذریعہ سے پیغامات نیز خط باقاعدہ آتے ہیں۔ اِن حالات میں تعجب ہے کہ انگریزی اخبارات نے کیونکر لکھ دیا کہ غزنی فتح نہیں ہوا۔ وہ اخبار نویسی کی

ذمہ داریوں سے بھی بالکل بے پرواہ ہو گئے۔ سچ یہ ہے کہ ایک مرتبہ غزنی اور مقر کے درمیان بعض شریروں نے سرکشی کی تھی۔ ہماری حکومت فی الفور ان کی سرکوبی پر متوجہ ہو گئی۔ لیکن یہ واقعہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ اور سب اشرار کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ ان دنوں میں دو طیارے جنکے ہواباز چار غیور افغان ہیں موقع پا کر کابل سے قندھار آ گئے اور خدمت گزاری میں مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز بادشاہ کو زندہ رکھے اور دشمنوں کا منہ کالا ہو۔ (منقول از انقلاب)

سہارنپور میں بم اور پستول پکڑے گئے

سہارنپور ۱۳ مئی۔ آج علی الصباح پولیس نے نوجوب زردشوں کے محلہ میں ایک مکان پر چھاپہ مارا جو ایک بنگالی ڈاکٹر صاحب نے کرایہ پر لیا ہوا تھا اور جہاں وہ اپنے ہمراہیوں سمیت سکونت پذیر تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے چند بم اور تین پستول برآمد کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب سہارنپور میں موجود نہیں ہیں ان کے دو نوجوان ہمراہی جنکی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال ہے مکان پر موجود تھے۔ جنہیں پولیس نے گرفتار کر لیا۔ تفتیش جاری ہے۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کا تار

میرٹھ ۱۴ مئی۔ سہارنپور سے جو لوگ یہاں آئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ کل پولیس نے ایک مکان کی تلاشی لیکر وہاں سے متعدد بم اور تین پستول برآمد کئے۔ اس سلسلے میں دو گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

میرٹھ میں بم پکڑے گئے

میرٹھ ۱۰ مئی۔ کچھ عرصہ سے میرٹھ کی پولیس نوواردوں کی نقل و حرکت کی نگرانی غیر معمولی سرگرمی کے ساتھ کر رہی ہے۔ اس نگرانی کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ آج صبح ایک دھرم سالہ میں بم پکڑے گئے۔ پولیس کو بعض نوواردوں کے متعلق شبہ ہوا اور ان کی تلاشی لینے کے لئے دھرم سالہ میں گئی۔ ایک کوٹھڑی مقفل تھی۔ پولیس اُس کا تالا توڑ کر اندر داخل ہوئی۔ جہاں اُسے دو بم ملے۔ یہ بم عام سگرٹ کے ڈبوں جیسے ہیں اور ہندوستانی ساخت کے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اچھے خاصے خطرناک ہیں معلوم ہوا ہے

کہ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ بم کسی کی جان لینے کے لئے استعمال میں لائے جائینگے۔

چھاچھ کو بھی پھونک پھونک کر پینا

میرٹھ ۱۰ مئی۔ آج صبح سے تمام سرکاری عمارتوں بنگلوں اور سرکاری افسروں کے مکانوں پر فوج کے زبردست پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔ افسروں کے ساتھ بدرقہ موجود رہتا ہے۔ آج نقص امن کا سخت خطرہ ہے۔ کیونکہ اسی تاریخ کو جنگ آزادی سنہ ۱۸۵۷ء کی ابتدا ہوئی تھی

مزید اطلاع

بم کی برآمد کے سلسلے میں مزید اطلاع یہ ہے کہ پولیس نے آج صبح تمام ہوٹلوں اور دھرم سالوں کی تلاشی لی دفعہ ۵۴ کے ایک زیر حراست ملزم نے پولیس کو اطلاع دی کہ دہلی بلند شہر اور دیگر اضلاع سے متعدد چور میرٹھ میں آئے ہیں اور دھرم سالاؤں میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ چوری کی وارداتیں کرینگے۔ اس اطلاع کی بنا پر پولیس نے تمام تازہ واردوں کی شناخت کے لئے ہوٹلوں اور دھرم سالاؤں کی تلاشی کی۔ اس سلسلے میں پولیس نے ایک دھرم سالہ میں پہنچے جہاں اُن کے سوالوں کا جواب مشتبہ پیدا کرنے والے انداز میں دیا گیا۔ اس پر انہوں نے کوٹھڑی کا تالا توڑا اور مٹی کے ایک برتن کے اندر گتے کے بکس میں سے دو بم کچھ تبیاں اور چھرے برآمد کئے۔ ہمسایوں کا بیان ہے کہ کل یہاں ایک اجنبی آیا اور اُس نے یہ کہکر کوٹھڑی پر قبضہ کر لیا۔ کہ میں کل اپنے دو تین رفقا کے ساتھ واپس چلا جاؤنگا اُس نے کوٹھڑی کو تالا لگا دیا اور خود چلا گیا۔ ضلع میرٹھ کا ایک زمیندار سیٹھ سام گوپال ایک کارخانہ دار جے دیو سنگھ دہلی کا ایک تاجر عطر اتم چند اور ایک مالک کارخانہ موتی رام بھی اسی دھرم سالہ میں وارد ہوئے تھے۔ ان سب کو پولیس نے مشتبہ قرار دے کر روک لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تمام بڑے بڑے افسران جو مقدمہ سازش میرٹھ کے سلسلے میں ... متعین ہیں دھرم سالہ میں آگئے اور انہوں نے ان سب سے گفتگو کی تین بجے جے دیو سنگھ اتم چند

اور جے دیو سنگھ تو گرفتار کر لئے گئے۔ اور باقی کوتوالی میں رکھے گئے۔

مصنوعی انسان

مصنوعی انسان سائنس کی وہ تازہ ترین ایجاد ہے جس نے دنیا کو محو حیرت کر رکھا ہے۔ وہ نہایت خاموشی احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ اور ماہرین طبیعات کا خیال ہے کہ وہ دن قریب ہے جب کہ اس مصنوعی انسان کے کارنامے انسانوں کو دنگ کر دینگے۔

مجرموں کی زبان

انگلستان کا ایک جریدہ لکھتا ہے کہ جرائم پیشہ لوگوں نے ایسی خاص اصطلاحیں وضع کر رکھی ہیں جنہیں ان کے سوا کوئی دوسرا کوئی دوسرا شخص نہیں سمجھ سکتا۔ حال میں ایک مقدمہ کے دوران میں ان کی بعض اصطلاحات کے معنی معلوم ہوئے ہیں ٭

آسٹریلیا کی دولت

آسٹریلیا کی دولت بھیڑوں کے وہ گلے ہیں جو جنگ میدانوں میں چرتے نظر آتے ہیں۔ آسٹریلیا کی تمام بھیڑوں کی تعداد مجموعی دس لاکھ ہے۔ دنیا میں جس قدر اُون آتی ہے اس میں سے ایک ثلث آسٹریلیا سے آتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ آسٹریلیا میں اسی ہزار خاندان ایسے ہیں جنکے پاس بھیڑیں ہیں ٭

رڈیارڈ کپلنگ کی زندگی

رڈیارڈ کپلنگ جو انگلستان کے بہترین مصنفین میں سمجھا جاتا ہے عادات و خصائل کے اعتبار سے ایک عجیب و غریب شخص ہے۔ وہ عام طور پر لوگوں کی ملاقات سے گھبراتا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اُسکے سکون میں مخل ہو۔ جو لوگ اس سے ملاقات کی تمنا لیکر اُسکے پاس جاتے ہیں اُنہیں اکثر اوقات مایوس واپس آنا پڑتا ہے۔ کپلنگ نہایت خود فراموش انسان ہے۔ اس کے کپڑوں پر سیاہی کے اکثر بدنما دھبے نظر آتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض لسانی ہی شاعر نہیں بلکہ اُسکی زندگی تمام تر شاعرانہ ہے۔

تقریباً ڈھائی لاکھ آدمی ٹیاٹا کے میٹرو میں ملازم ہیں

جگتجیت برڈوڈ انجنیئرنگ کالج امرتسر

یہ کالج دس برس سے جاری ہے سینکڑوں پاس شدہ طلبا ہر ایک انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں۔ گورنمنٹ کے بہت سے حکام اور ہر محکمہ کے انجنیئروں نے یہاں کی تعلیم ضبط و نظم و نسق اور ٹائم کی تعریف فرما کر طلباء کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے علاوہ سب اوورسیر اوورسیر اور سب انجنیئر کلاسز کے جن میں سینکڑوں زائد طلبا تعلیم پا رہے ہیں مئی سنہ ۱۹۲۹ء سے ہم نے بجلی کی کلاس بھی کھولدی ہیں جسکے لئے انجن مشینیں ہزاروں روپے کی منگوائی گئی ہیں اور سٹی اینڈ گلڈ لندن کے امتحان فسٹ گریڈ کے طلبا کو بھی تیار کیا جاتا ہے۔ کالج کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپیکٹس کے ساتھ مفت بھیجے جاتے ہیں۔ پرنسپل

ضرورت

ایک سند یافتہ ڈسپنسر زنانہ ہسپتال حصار کے لئے ضرورت ہے چالیس روپے تنخواہ معہ پراویڈنٹ فنڈ اور مفت مکان کے۔ اپنی درخواست معہ اسناد کے ذیل کے پتہ پر ۲۰ مئی سے پہلے روانہ کریں ٭

سول سرجن حصار

ضرورت

مشن سکول جلالپور جٹاں کے لئے ایک سرٹیفیکیٹ ... (مڈل) اُسٹنڈ سند یافتہ استاد کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی درخواستیں بنام ہیڈماسٹر مشن سکول جلالپور جٹاں آنی چاہئیں

امپائر ڈے یعنی ۲۴ مئی کے لئے

ایک تازہ۔ سادہ سلیس اور دلچسپ اردو نظم

جو مس ایف۔ ایم۔ شیر ووڈ صاحبہ کی فرمائش پر انگریزی نظم سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ قیمت اور محصول ڈاک کیلئے ۴ آنے کے ٹکٹ پیشگی بھیجکر ایک درجن منگوالیں ٭

ایم۔ کے۔ خان مہاں سنگھ باغ لاہور



بقیہ مراسلات

پادری عبدالحق صاحب غازی آباد میں

غازی آباد کی مقامی آریہ سماج نے اس سال حسب دستور غازی آباد کے مسیحیوں کو مباحثہ کی دعوت دی بندہ کا اس سال مطلقاً ارادہ مباحثہ کا نہ تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ جناب پادری پال صاحب و پادری عبدالحق صاحب بالکل عدیم الفرصت ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے سکرٹری نے ایک خط خاص طور پر بندہ کے نام تحریر کیا کہ سماج آپ سے مباحثہ کے لئے تیار ہے۔ جب یہ خط بندہ کے نام آیا تو میں نے سوچا کہ اگر اسوقت ان سے مناظرہ نہ کیا تو یہ امر پسپائی پر محمول ہوگا۔ سو بندہ نے فوراً ایک پوسٹکارڈ جناب پادری عبدالحق صاحب کو سہارنپور تحریر کیا اور ان کو ساری کیفیت من وعن تحریر کر دی۔ آپ نے فوراً بواپسی ڈاک جواب دیا کہ میں غازی آباد ایک دن کے لئے آسکتا ہوں۔ آپ کا جواب آنے پر بندہ نے باقاعدہ خط وکتابت کر کے مقرون وقت اور دن سماج سے طے کر لیا۔ ۲۷ اپریل ۱۹۲۹ء کو بروز ہفتہ بمقام قدامت سُدرح و مادہ پر پادری عبدالحق صاحب کا مناظرہ پنڈت رامچندر دہلوی سے بوقت ۹ بجے شروع ہوا۔ ۳ گھنٹے ۴۰ منٹ مناظرہ رہا۔ پادری صاحب نے اُٹھتے ہی پانچ اعتراضات از روئے منطق و فلسفہ اس خوبی اور مدلل طور پر پیش کئے کہ مدمقابل کے ہوش اُڑ گئے اور سوائے فروعات کی طرف جانے کے کچھ نہ بن پڑی۔ اور وقت کاٹنا دوبھر ہو گیا۔ مگر پادری عبدالحق صاحب نے اِدھر اُدھر ہلنے ہی نہ دیا۔ اپنی ہر باری پر اُسکی فروعات کا جواب دیتے ہوئے اپنے دلائل کا اعادہ کرتے اور جواب کا مطالبہ کرتے رہے۔ اختتام مناظرہ پر سب نے یہ فتوےٰ دیا کہ پادری صاحب کے اعتراضات نہایت معقول اور زبردست تھے اور اُن کا جواب دینا سماجی مناظر کے لئے قطعی ناممکن تھا۔ غرض خداوند نے اپنے بندہ کی معرفت اپنے نام کو جلال بخشا اُسکی حمد و تمجید ہو۔

راقم۔ خاکسار۔ ایم۔ ایل۔ لال
از غازی آباد۔

کوئٹہ میں بشارتی مہم

ناظرین کو واضح ہو وے کہ امسال کوئٹہ ملک بلوچستان میں بشارتی مہم کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۷ مارچ سے ۲۳ مارچ تک مسیح کی خدمت کا کام ہوتا رہا۔ ایک ہفتہ پہلے دعائیں ہوتی رہیں۔ خدمت کا کام اس طریقہ سے کیا گیا کہ ہر روز مختلف مقاموں پر پہلے تو ایک گھنٹہ زبور روحانی غزلیں بھجن بھار مونیم اور طبلہ کے ساتھ گائے جاتے تھے۔ بعد ازاں جب لوگ کثرت سے جمع ہو جاتے تھے تو پھر انجیل مقدس کی منادی کی جاتی تھی۔ مسیحیوں کے علاوہ ہندو مسلمان سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو جاتے تھے۔ منادی کے بعد اناجیل کے حصص فروخت کئے جاتے تھے۔ اور ساتھ ہی ہینڈبل اور ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے تھے۔ ہر روز دس بجے رات تک مسیحی خدمت کا کام ہوتا رہا۔ خدا باپ کا شکر ہے کہ لوگ بڑے اطمینان کے ساتھ خدا کا کلام سنتے تھے۔

۴۳۰ حصص اناجیل کے پورے ہفتہ میں فروخت کئے گئے۔ اب معزز ناظرین سے التماس ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں اس مسیحی خدمت کو جو کہ بشارتی مہم کے متعلق کوئٹہ میں ہوئی ہے یاد کرتے رہیں۔

خاکسار۔ جلال مسیح خادم انجیل
انڈین پریسبٹیرین چرچ کوئٹہ

مسیح کا زخمی ہونا

یسوع کی بابت پولس نے لکھا کہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولتمند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تم اُسکی غریبی کے سبب سے دولتمند ہو جاؤ۔ یہ سچ ہے کیونکہ یسوع ہمارے لئے آسمان سے آیا اور مریم کے پیٹ سے بیت لحم میں پیدا ہوا۔ یہ ایک بہت حیرت کی بات ہے۔ اس سے ہم جان سکتے ہیں کہ کتنی محبت یسوع ہم سے رکھتا ہے۔ جب ہم انجیل پڑھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اس دنیا میں آیا تب کتنا اُس یسوع نے ہماری خاطر چھوڑا کیونکہ وہ خدا کی طرف سے آدمی کے جسم میں پیدا ہوا۔ یسوع قیمت گنتا تھا اور ایک مثال اسکی بابت ہم سے کہتا ہے کہ تم میں سے ایسا کون ہے کہ جب وہ ایک برج بنانا چاہے تو پہلے بیٹھکر لاگت کا تخمینہ کرے کہ آیا میرے پاس اُسکے تیار کرنے کا سرمایہ اور سامان ہے یا نہیں؟

وہ تخمینہ یا قیمت یسوع کے واسطے بہت زیادہ تھا وہ دنیا میں اس لئے آیا تھا کہ خدا کی بادشاہت بنا دے اور اس کام کے لئے مجسم ہوا اور آخر میں بہت دکھ اور پریشانی اُٹھا کر اپنے کاموں کو پورا کر کے جس واسطے وہ مجسم ہوا تھا اصل دنیا کو چلا گیا۔ یسوع نے خود کہا کہ اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے دے۔ یہ سچ بات ہے لیکن یسوع اپنی جان اپنے دشمنوں کے واسطے بھی دے دیتا۔ ابن آدم نے گنہگار آدمیوں کے لئے موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ اس واسطے لازم ہے کہ ہم بھی خدمت کی قدر کریں۔ اور اسکے قبل یسوع نے ہم کو ایک نمونہ اپنی پر اوپکاری طبیعت کا دکھلایا ہے اس لئے ہم کو بھی اس کا پیرو ہونا چاہئے۔ اور اُسی اچھے راستہ پر چلنا چاہئے۔

الراقم۔ جیمز کنس

پولیس کے مقابلے ڈاکوؤں قاتلوں اور مجرموں کے ساتھ

بعض حیرت انگیز واقعات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

(۳)

۸ اگست ۱۹۲۶ء کو تھانہ کھنہ ضلع لدھیانہ میں یہ اطلاع موصول ہوئی کہ تین مسلح اشخاص نے ایک

پیادہ کنسٹبل کو زخمی کر دیا ہے اور وہ جلالپور کی طرف بھاگ گئے ہیں۔ ہیڈ کنسٹبل جلال الدین نے فوراً اپنے گھوڑے پر زین کسوائی اور سلاموں کے تعاقب میں مصروف ہو گیا۔ جلالپور کے قریب پہنچکر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور دشمن پر فائر کیا اور انہیں قریب ہی گنے کے کھیت میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ جب آخر کار ملزم گرفتار ہوئے تو معلوم ہوا کہ اُن میں سے دو زخمی ہو گئے ہیں اور بعد از اں ان میں سے ایک اپنے زخموں کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکا۔

عشق آلہی

منزل کردی ہے عشق کی شکل ہے کارِ عشق
اور آشنا نہیں ہے کسی کا دیارِ عشق
پیتا ہوں جامِ عشقِ مسیحا ازل سے میں
کیا تاب مرگ کی جو اُتارے خمارِ عشق
نقشِ قدم پہ آپ کے چلتا رہونگا میں
آنکھوں پہ سر پہ اپنے اٹھاؤنگا دارِ عشق
دار المسیح پر ہے رفیق اپنا تو قیام
پہنچونگا جا کے خلد میں اک روز ہار عشق

راقم سالومن سی۔ لعل رفیق بی۔ اے

اشتہار

۳۶/۱۸

ڈاکٹر ایس کے ڈلیس صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس۔ سی ڈنٹیل سرجن۔ لیٹ ڈنٹیل سرجن۔ ٹو ہز ایکسیلنسی دی گورنر آف بمبئی۔ ماہر فن دندان سازی الیکٹرو دستی ٹریٹمنٹ کے سپیشلسٹ ہیں۔ اور مسیحیوں سے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ جن اصحاب کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو کشمیری دروازہ دہلی کے پتہ پر تشریف لائیں۔ تشریف لانے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت اپنا وقت مقرر کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں۔

یونگ کرسچن ہائی اسکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک انگریز خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خاتین اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہیں۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ جز کشا لعہ سے للعہ تک اور کرو کوول عہ سے عہ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسیل و ہیڈ ماسٹر صاحب کی معرفت بذریعہ خط و کتابت دریافت ہو سکتے ہیں۔

بہت جلد ضرورت ہے

۱۳/۸

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے لئے پورے طور پر ٹرینڈ نرس کی ضرورت ہے تنخواہ ۶۰ روپیہ ماہوار اور ایک ایسی ٹرینڈ کمپونڈر کی ضرورت ہے جو کلوروفارم دے سکے۔ مڈوائفری ٹرینڈ کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار چھوٹے بچے نہ ہوں۔ درخواستہائے مع نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد بھیجیں۔

لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہسپتال کوئٹہ

ضرورت

۲/۲

ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی ریاست دھولپور میں زنانہ مشن ہسپتال کے لئے ضرورت ہے۔ عرضی دینے والا عیسائی ہو اور تجربہ کار ہو۔ درخواست دریافت طلب باتیں ڈاکٹر انچارج انچارج لیڈی ہارڈنگ ہسپتال کو بھیجنی چاہئیں۔

مطبوعات اہل ہنود

دینی تعلیمات	جانسن	۱ر
ایک ہندو کا مسیحی ہونا - بابا پدمن جی	ار مجلد	۲ر
ایک حقیقا سوفٹ کا مسیحی ہونا		۳ پائی
انسر الماوہ	سلطان محمد پال	۲۰ر
سنجگ کتھا		۳ر
کیا وید ازلی ہیں؟	پال کیول سنگھ	ار ۶ پائی
کیا وید الہامی ہیں	"	۲ر ۶ پائی
من لگن بھجن		۳ پائی
مذہب کی نسبت ایک بحث - جانسن		۱ر
میزان الدین یا دھرم تلا	المن	۶ پائی
مختصر ریویو برکرسچن مت درپن	ڈپٹی آتھم	۶ پائی
تحقیق آریہ	سلطان محمد پال	۴ر
ویدوں کی ازلیت		۱ر
ویدوں کی دیوتا پرستی	دین پریم داس	۶ پائی
ویدوں کی تعلیم	جے۔ علی بخش	۴ر
نندہ جاوید۔ بائبل یا وید؟ - اکبر مسیح		۲ر

اے۔ ایل۔ او۔ ای کے ٹریکٹ

ایک درجن سے کم کوئی ٹریکٹ نہ ملیگا۔ چونکہ بعض ٹریکٹ ختم ہو رہے ہیں اور ممکن نہیں پھر چھپیں اس لئے جلد منگائیں اور بکثرت منگائیں۔

انگلستان میں مزدوروں کا کام	۳ پائی
آدھی رات کے مہمان کی تمثیل	۳ پائی
روحانی انعام - ۳ پائی۔ شریر باغبان	۳ پائی
بونا۔ اگنا۔ بڑھنا۔ پھیلنا	۳ پائی
رائی کے دانے کی تمثیل	۳ پائی
بے پھل انجیر کی تمثیل ۳ پائی۔ شادی کی ضیافت	۳ پائی
ایک دولتمند نادان کی تمثیل	۳ پائی
ہتھیار بند پہلوان کی تمثیل	۳ پائی

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور